مِلّتی را رفت چوں آئین ز دست   مثل خاک اجزای اُو از هم شکست
هستیِ مسلم ز آئین است و بس   باطن دینِ نبیؐ این است و بس
آن کتاب زنده قرآنِ حکیم   حکمت اُو لا یزال است و قدیم
نوعِ انسان را پیام آخرین   حامل او رحمۃ للعالمین
نسخۂ اسرارِ تکوینِ حیات   بی ثبات از قوتش گیرد ثبات
گر تو می خواهی مسلمان زیستن   نیست ممکن جز به قرآن زیستن[1]

"جس قوم نے آئین ہاتھ سے جانے دیا، اس کے اَجزا خاک کی طرح ریزہ ریزہ ہو گئے۔ مسلمانوں کے وجود کا دار و مدار صرف اور صرف آئین پر ہے۔ ہمارے نبی ﷺ کے دین کی باطنی حقیقت بھی یہی ہے۔ یہ آئین وہ زندہ و تابندہ کتاب ہے جسے قرآن کہتے ہیں۔ اس کی حکمت ازلی اور ابدی ہے۔ یہ نوعِ انسانی کے لیے آخری پیغام ہے۔ اس کے علم بردار حضور رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں۔ یہ تکوین حیات کے رازوں کا نسخہ ہے۔ جسے قرار نہ ہو وہ اس کی قوت سے قرار پا جاتا ہے۔ اگر تم بھی مسلمان بن کر زندہ رہنا چاہتے ہو تو سن لو! قرآن کے علاوہ اس کا کوئی وسیلہ نہیں۔"

علامہ اقبالؒ تعمیرِ نو کے تصور کو سید سلیمان ندویؒ کے نام اپنے خط میں اس طرح واضح کرتے ہیں:

> It is my firm conviction that he who critically reviews modern jurisprudence from the Qur'anic viewpoint, reconstructs it, and establishes the truth and eternality of Qur'anic laws, would be the real leader and pioneer of Islamic renaissance and the greatest benefactor of humanity at large. This is the time for action; for in my humble opinion, Islam today is on trial and never in the long range of Islamic history was it faced with such a challenge as the one that besets it today[2].

"میرا پختہ یقین ہے کہ جو شخص قرآنی نقطۂ نگاہ سے جدید "جورس پروڈنس" پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر اس کی تشکیلِ نو کر دے اور اَحکام قرآنیہ کی حقانیت اور ابدیت کو ثابت کر دے، وہی اسلامی نشاۃ ثانیہ کا حقیقی رہبر اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم ہو گا۔ یہی وقتِ عمل ہے؛ کیونکہ میری عاجزانہ رائے میں اسلام پر یہ آزمائش کا وقت ہے اور اپنی طویل تاریخ میں اسے کبھی ایسے حالات سے پالا نہیں پڑا جن سے وہ اس وقت دوچار ہے"۔

1- مثنوی رموزِ بے خودی یعنی اسرارِ حیاتِ ملیہ اِسلامیہ، از ڈاکٹر شیخ محمد اقبال، ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء، لالہ دیوان چند پرنٹر، لاہور، ص ۵۸، ۵۹

2- Iqbal Namah, Shaikh Ataullah, Ashraf Publications, Lahore, Vol. I., p. 50